فتاوٰی رضویّہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸
پاکستان (۵۴۰۰۰)

لم تکن شرعة الصلاۃ علی الجنائز[1] اھ وقال الامام ابن حجر العسقلانی فی الاصابۃ فی ترجمۃ اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ذکر الواقدی انہ مات علی راس تسعۃ اشھر من الھجرۃ رواہ الحاکم فی المستدرک وقال الواقدی کان ذلک فی شوال قال البغوی بلغنی انہ اول من مات من الصحابۃ بعد الھجرۃ وانہ اول میّت صلی علیہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[2] اھ وبہ اتضح الجواب۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مدینہ منورہ میں نازل ہوا، امام واقدی نے حضرت ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بارے میں حکیم بن حزام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ کا وصال بعثت کے دسویں سال شعبِ ابی طالب سے خروج کے بعد ہوا اور آپ کو حجون کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خود ان کی لحد میں اترے اور اس وقت میّت پر جنازہ کا حکم نہیں تھا اھ اور امام ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے احوال میں واقدی کے حوالے سے لکھا ہے کہ ان کا وصال ہجرت کے بعد نویں مہینے کے آخر میں ہوا، اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور بقول واقدی یہ شوال کا مہینہ تھا، بغوی نے کہا کہ ہجرت کے بعد سب سے پہلے اسی صحابی کا وصال ہوا، اور یہ پہلے صحابی کی میّت تھی جس پر نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی اھ اور اس سے جواب واضح ہوگیا۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ (۳۳۷) ازشہر کہنہ ۲۳ شوال مکرم ۱۳۱۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندہ سے مسجد کے اندر زنا کیا نعوذ باللہ من ذلک اب زید مسجد میں مؤذن رہ سکتا ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ زید کو مسجد میں رکھنے کے واسطے کوشش اور حجت کرتے ہیں اُن کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب

نسأل اللہ العافیۃ (اللہ تعالٰی سے عافیت کا سوال ہے۔ ت) اگر یہ امر ثابت ہے تو پر ظاہر کہ زید اخبثِ فسّاق و فجّار سے ہے اور فاسق کی اذان اگرچہ اقامتِ شعار کا کام دے مگر اعلام کہ اس کا بڑا کام ہے اُس سے حاصل نہیں ہوتا، نہ فاسق کی اذان پر وقتِ روزہ و نماز میں اعتماد جائز۔ لہٰذا مندوب ہے کہ اگر فاسق نے اذان دی ہو تو اس پر قناعت نہ کریں بلکہ دوبارہ مسلمان متقی پھر اذان دے، تو جب تک یہ شخص صدق دل سے تائب نہ ہو

---

[1] الاصابہ فی تمییز الصحابہ ترجمہ خدیجہ بنت خویلد نمبر ۳۳۵ مطبوعہ دار صادر بیروت ۴/۲۸۳

[2] " " " " ترجمہ اسعد بن زرارہ نمبر ۱۱۱ " " " " ۱/۳۴

اُسے ہرگز مؤذن نہ رکھا جائے مسجد سے جُدا کر دینا ضرور ہے۔ درمختار میں ہے:

جزم المصنّف بعدم صحة اذان مجنون ومعتوه وصبی لایعقل قلت وکافر وفاسق لعدم قبول قوله فی الدیانات[1]۔

مصنّف نے دیوانے، ناقص العقل اور ناسمجھ بچّے کی اذان کے بارے میں عدمِ صحت کا قول کیا ہے۔ میں کہتا ہُوں کہ کافر و فاسق کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ امورِ دینیہ میں ان کا قول قابلِ قبول نہیں۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

المقصود الاصلی من الاذان فی الشرع الاعلام بدخول اوقات الصلاة، ثم صار من شعار الاسلام فی کل بلدة او ناحیة من البلاد الواسعة فمن حیث الاعلام بدخول الوقت وقبول قوله لابد من الاسلام والعقل والبلوغ والعدالة فاذا اتصف المؤذن بهذه الصفات یصح اذانه والا فلا یصح من حیث الاعتماد علیه، واما من حیث اقامة الشعار النافیة للاثم عن اهل البلدة فیصح اذان الکل سوی الصبی الذی لایعقل فیعاد اذان الکل ندبا علی الاصح کما قدمناه عن القهستانی[2] اھ ملخصا۔

اذان کا مقصودِ اصلی شرع میں اوقاتِ نماز کے دخول کی اطلاع ہے پھر یہ تمام ممالک اور بڑے شہروں کے اطراف میں شعائرِ اسلام کا درجہ پا چکی ہے تو دخولِ وقت کی اطلاع اور اس کے قول کی مقبولیت کے لیے ضروری ہے کہ اس کا قائل مسلمان، عاقل، بالغ اور عادل ہو، اگر مؤذن ان صفات کے ساتھ متصف ہُوا تو اس کی اذان درست ہوگی اور اگر اس میں یہ صفات نہیں تو اس پر اعتماد ہونے کی حیثیت درست نہ ہوگی البتہ اس حیثیت سے کہ یہ ان شعائر میں سے ہے جو تمام شہر والوں کو گناہ سے بچاتی ہے تو یہ بچّے ناسمجھ کے علاوہ ہر کسی کی صحیح ہوگی لہذا اصح یہ ہے کہ ان تمام کی اذان کا لوٹانا مستحب ہے جیسا کہ ہم نے قہستانی کے حوالے سے ذکر کیا ہے اھ ملخصا۔ (ت)

اور جو اُس کی حمایت میں فضول حجت کرتے ہیں امرِ ناحق کے مددگار بنتے ہیں اُنھیں باز آنا چاہیے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ولا تکن للخائنین خصیما خیانت کرنے والوں کا وکیل نہ بن۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ (۳۳۸) از نقشبندی محلہ بریلی مسئولہ منشی احمد حسین صاحب ۱۰ رجب ۱۳۱۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین صلاۃ کے بارہ میں کہ بروز جمعہ بعض مسجدوں میں لوگوں نے بعد اذان کے صلاۃ کا

---

[1] الدرالمختار باب الاذان مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱/۶۴

[2] ردالمحتار باب الاذان ؍؍ مصطفی البابی مصر ۱/۲۹۰

اذان مکروہ ہے۔ ت) اذان کے لیے کوئی دہنی بائیں جانب مقرر نہیں، منارہ پر ہو جس طرف ہو اور جہاں منارہ یا کوئی بلندی نہیں وہاں فصیلِ مسجد پر اُس طرف ہو جدھر مسلمانوں کی آبادی زائد ہے اور دونوں طرف آبادی برابر ہو تو اختیار ہے جدھر چاہیں دیں۔ تکبیر میں مناسب یہ ہے کہ امام کے محاذی ہو ورنہ امام کی دہنی جانب کہ مسجد کی بائیں جانب ہوگی ورنہ جہاں بھی جگہ ملے۔ رحمتِ الٰہی پہلے امام پر اُترتی ہے پھر صفِ اول میں جو امام کے محاذی ہو پھر صفِ اول کے دہنے پر پھر بائیں پر پھر صفِ دوم میں امام کے محاذی پھر دوم کے دہنے پھر بائیں پر اسی طرح آخر صفوں تک۔ امام کا دہنا مسجد کا بایاں ہوتا ہے مسجد میں عمارت ہو یا نہ ہو کہ مسجد تابع کعبۂ معظمہ ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ (۳۸۲) از ورنگر دایہ مہسانہ۔ گجرات گاڑیکے دروازہ متصل مکان چاند رسول مسئولہ عبدالرحیم احمد آبادی

۲۲ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مسجدوں کے دروازوں پر گھنٹا لگا کر پنجوقتہ نمازوں کے وقت پر بجانا مشابہت کفار ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

یہ سخت حرام اور ناپاک وملعون فعل کفار ملعونین سے پورا پورا تشبّہ ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ (۳۸۳) از اکلترا ضلع بلاسپور۔ سی پی مسئولہ عبدالغنی امام مسجد جامع ۲۴ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک مؤذن روزہ نہیں رکھتا کتنی ہی بار امام سے لڑنے پر آمادہ ہُوا امام سے کہا زیادہ بات کرے گا تو پٹک کر نالی میں موڑ رگڑ دُوں گا ایک ہی نمبر کا لالچی گانے والا بھانڈ بھی مسخرا چور بھی مسجد کے چار قفل چوری کیے پتا لگنے پر کہا تم نے دو دیے تھے ابھی تک وہ مسروق قفل اس کے پاس ہیں امام پر بہتان لگاتا ہے کہ تم مسجد کی لالٹین کا تیل چوری کرتے ہو حالانکہ کبھی نہیں دیکھا امام کہتا ہے اگر ثبوت مل جائے تو میرا ہاتھ کاٹ لو بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نام پر بھی تو کبھی درود شریف پڑھتے نہیں سُنا اور ۱۵ رمضان کو عین جماعتِ فجر کے وقت جھاڑو دیتا تھا میں نے کہا ابھی جھاڑو نہ دو تو جماعت کے سامنے کہنے لگا کہ مُوت مُوتو آگ نہ مُوتو، بے حیا لڑاکا فسادی ہے ایک روزہ دار مسافر کو بھی بھگاتا تھا لہٰذا اس مؤذن کے متعلق فتوے سے مطلع فرمائیں۔

الجواب

اگر یہ باتیں واقعی ہیں تو وہ مؤذن سخت فاسق فاجر ہے اُسے مؤذن بنانے کی ہرگز اجازت نہیں اُسے معزول کرنا لازم، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الامام ضامن والمؤذن مؤتمن[1] (امام ذمہ دار ہے اور مؤذن امین ہے) رواہ ابوداود والترمذی

---

[1] جامع الترمذی باب ماجاء ان الامام ضامن الخ مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۲۹
سنن ابی داؤد باب مایجب علی المؤذن " " " " ۱/۷۷

وابن حبان والبیھقی عن ابی ھریرۃ واحمد عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنھما بسند صحیح (اسے ترمذی، ابن حبان اور بیہقی نے سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور امام احمد نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ت) اور ظاہر ہے کہ فاسق امین نہیں ہوسکتا ولہذا مقصود اذان کہ اعلام باوقات نماز وسحری وافطار ہے فاسق کی اذان سے حاصل نہیں ہوسکتا، تنویر میں ہے:

یجوز اذان صبی مراھق وعبد واعمی[1]

قریب البلوغ بچّے، غلام اور نابینا کی اذان جائز ہے۔ (ت)

تبیین الحقائق میں ہے:

لان قولھم مقبول فی الامور الدینیۃ، فیکون ملزماً، فیحصل بہ الاعلام بخلاف الفاسق[2]۔

کیونکہ ان کا قول امورِ دینیہ میں معتبر ہے لہذا ان کا قول ملزم ہوگا اور اس کے ساتھ اعلام حاصل ہوجائیگا بخلاف فاسق کے۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

یؤخذ مما قدمناہ من انہ لایحصل الاعلام من غیر العدل ولایقبل قولہ انہ لایجوز الاعتماد علی المبلغ الفاسق خلف الامام[3]۔

ہمارے سابقہ بیان سے واضح ہوچکا ہے کہ اعلام بغیر عدل کے حاصل نہیں ہوسکتا اور اس کا قول قبول نہیں کیا جائیگا یعنی امام کے پیچھے فاسق مکبّر پر اعتماد جائز نہیں۔ (ت)

درمختار میں ہے:

وجزم المصنف بعدم صحۃ اذان مجنون ومعتوہ وصبی لایعقل قلت وکافر وفاسق لعدم قبول قولہ فی الدیانات[4]۔

مصنّف نے دیوانے، ناقص العقل، ناسمجھ بچّے کی اذان پر عدمِ صحت کے ساتھ جزم کیا ہے۔ میں کہتا ہوں اور کافر وفاسق بھی اس مثال میں شامل ہیں، کیونکہ ان کا قول امورِ دینیہ میں معتبر نہیں۔ (ت)

---

[1] درمختار شرح تنویر الابصار باب الاذان مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱/۶۴
[2] تبیین الحقائق " مطبعۃ کبرٰی امیریہ بولاق مصر ۱/۹۴
[3] ردالمحتار " مصطفی البابی مصر ۱/۲۹۰
[4] درمختار " مجتبائی دہلی ۱/۶۴

بفیضِ روحانی: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدّث بریلوی قدس سرہٗ

کتاب العقائد سے کتاب الرضاع تک

۶۸۰ فتاویٰ کا مُستند ذخیرہ

فتاویٰ فقیہ ملّت

معروف بہ

فتاویٰ مرکز تربیت افتاء

(اوّل)

تصنیف:
فقیہ ملّت حضرت علّامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہٗ العلیم القوی

زیرِ نگرانی
جانشین فقیہ ملّت حضرت علّامہ انوار احمد صاحب قبلہ قادری امجدی مدظلہٗ

ترتیب
○ نائب فقیہ ملّت مفتی محمّد ابرار احمد امجدی برکاتی
○ مفتی اشتیاق احمد مصباحی امجدی
○ مفتی محمّد اویس القادری الامجدی

شبیر برادرز
اُردو بازار لاہور

باب الاذان والاقامۃ

اذان واقامت کا بیان

مسئلہ:-از: میاں دین چکی والے، اموڑہا بازار، بستی

داڑھی منڈانے والا اذان کہہ سکتا ہے کہ نہیں؟ بینوا توجروا.

الجواب:- داڑھی منڈانے والا فاسق ہے درمختار جلد پنجم صفحہ ۲۶۱ میں ہے: "یحرم علی الرجل قطع لحیته." داڑھی منڈانے والے کی اذان مکروہ ہے اس لئے کہ وہ فاسق ہے۔ اور درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۲۸۹ میں ہے: "یکرہ اذان فاسق اھ." اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: "خنثی و فاسق اگر چہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۳۱) و اللّٰہ تعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی　　کتبہ: ابرار احمد امجدی برکاتی

۹/ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ

مسئلہ:-از: شمس الحق قریشی، دھرم پور، بہار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان اسلام درج ذیل مسئلہ میں کہ جمعہ کی اذان ثانی کا صحیح محل کیا ہے؟ قرآن و احادیث و فقہ حنفی کی روشنی میں مدلل و مفصل جواب دے کر رہنمائی فرمائیں۔ بینوا توجروا.

الجواب:- جمعہ کی اذان ثانی کا صحیح محل خارج مسجد ہے کہ یہی سنت ہے اور منبر کے پاس مسجد کے اندر پڑھنا بدعت ہے۔ اس لئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دور میں ایک بار بھی خطبہ کی اذان کا مسجد کے اندر ہونا ہرگز ثابت نہیں بلکہ ان کے مبارک دور میں ہمیشہ خطیب کے سامنے مسجد کے باہر دروازہ پر یہ اذان ہوا کرتی تھی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: "عن السائب بن یزید قال کان یؤذن بین یدی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد و ابی بکر و عمر." یعنی حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازہ پر اذان ہوتی۔ اور ایسا ہی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ میں بھی رائج تھا۔" (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۵۵) اور حضرت علامہ سلیمان جمل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آیت کریمہ "اذا نودی للصلوٰۃ الخ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "اذا جلس علی المنبر اذن علی باب المسجد." یعنی جب حضور صلی اللہ

العلم خزائن ومفاتیحها السؤال

فتاویٰ امجدیہ

جلد اوّل

تصنیف

صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان

(مصنف بہار شریعت)

تبییض: حضرت مولانا عبد المنان صاحب کلیمی ۔ ترتیب وتعلیق مولانا آل مصطفےٰ مصباحی

باہتمام

قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی ابن حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ خطیب نیو میمن مسجد کراچی ۲

مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی ۱ ☆ فون: 32216464 32627897

مسئلہ (۹۱) مرسلہ عبد الحکیم خاں صاحب جمعدار ساکن چھاؤنی بلارم دکن رسالہ ۳ کیولری ۲۶ شوال ۱۳۴۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس وقت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک آتا ہے تو انگوٹھے جو چومتے ہیں، کیسا ہے۔

الجواب - جب اذان میں مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو مستحب ہے کہ سننے والا انگوٹھوں کو بوسہ دے، رد المحتار میں ہے وفی کتاب الفردوس من قبل ظفری ابهامیه عند سماع اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فی الاذان انا قائده ومدخله فی صفوف الجنة۔ اور مسئلہ کی تحقیق تام رسالہ منیر العین میں ہے۔ وہو تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۹۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین وخلیفہ مرسلین مسائل ذیل میں کہ :-

(۱) - اگر کوئی شخص بہ نیت ثواب صحیح طریقے سے اذان اور تکبیر کہہ سکتا ہے، لیکن کچھ نمازی یونہی یا اور کسی وجہ سے مانع ہوں، تو کیا یہ شخص اذان اور تکبیر کہنے پر مُصِر ہو سکتا ہے ؟

(۲) - ڈاڑھی منڈانے والا یا نابالغ بلند آواز اور صحیح طریقے سے اذان اور تکبیر ادا کرتا ہے، تو دے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب ۱ - جب یہ شخص ثواب کے لئے اذان کہتا اور الفاظ اذان صحیح ادا کرتا ہے، تو لوگ اُسے اذان سے کیوں روکتے ہیں، اگر بلا وجہ منع کرتے ہوں تو انھیں ایسا نہ چاہئے، اور اس صورت میں یہ شخص اصرار کر سکتا ہے، مگر جبکہ فتنہ کا اندیشہ ہو تو باز رہے، اور اگر وجہ صحیح سے منع کرتے ہوں تو اصرار کی کوئی وجہ نہیں۔ ــــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

ج ۲ - نابالغ اگر سمجھ والا ہے تو بلا کراہت اذان دے سکتا ہے، مگر بالغ اذان کہے تو بہتر ہے۔ در مختار میں ہے ویجوز بلا کراهة اذان صبی مراهق۔ رد المحتار میں ہے المراد به العاقل وان لم یراهق کما هو ظاهر البحر وغیرہ۔ فتاویٰ عالمگیری میں نہایہ سے ہے اذان الصبی العاقل صحیح من غیر کراهة فی ظاهر الروایة ولکن اذان البالغ افضل۔ ڈاڑھی منڈانے والا فاسق ہے[عہ] اور فاسق کی اذان مکروہ۔ تنویر الابصار میں ہے ویکرہ اذان فاسق (ملخصاً)۔ عالمگیری میں ہے ویکرہ اذان الفاسق ولا یعاد[عہ] هکذا فی الذخیرة۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عہ در مختار میں ہے یحرم علی الرجل قطع لحیته۔ یونہی ایک مُشت سے کم کرانے والا بھی فاسق ہے۔ فتح القدیر میں ہے اما الاخذ دون ذالک کما یفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم یبحه احد۔ ایک مشت سے کم ڈاڑھی کرنا جیسا بعض مغاربہ اور ہیجڑے قسم کے مرد کرتے ہیں، اسے کسی نے جائز نہیں کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عہ هکذا فی الهندیة ولکن فی القهستانی واعلم ان اعادة اذان الجنب والمرأة والمجنون والسکران والصبی والفاجر والماشی والمنحرف عن القبلة واجبة لانه غیر معتد به وقیل مستحبة فانه معتد به الا انه ناقص وهو الاصح کما فی التمرتاشی وقال فی البحر وینبغی ان لا یصح اذان الفاسق بالنسبة الی قبول قوله والاعتماد علیه لما قدمنا من انه لا یقبل قوله (ص ۵۳ پر)

العلم خزائن ومفاتيحها السوال

علم کے بے شمار خزانے ہیں، جو سوال کی کنجی سے کھلتے ہیں

احسن الفتاوی

المعروف

فتاویٰ خلیلیہ

جلد اوّل

تصنیف

محمد خلیل خان القادری البرکاتی النوری مارہروی علیہ الرحمہ

ترتیب وتبییض

ابن خلیل محامد العلماء مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

اذان میں وقت آ گیا تو اعادہ کیا جائے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

۲۔ غروب آفتاب اور غروب شفق کے درمیان کے درمیان کا وقت ان شہروں میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہوتا ہے۔ اور قدیم سے مسلمانان اہلسنت و جماعت کا یہ معمول چلا آ رہا ہے کہ مغرب وعشاء کی اذان کے درمیان کم از کم ڈیڑھ گھنٹے کا توقف کیا جاتا ہے اور اسی میں احتیاط ہے ورنہ عوام کالانعام کو اس کی تمیز کہاں کہ وقت مغرب کب ختم ہوا اور وقت عشاء کب شروع ہوا؟ واللہ تعالیٰ اعلم

العبد محمد خلیل خان القادری البرکاتی النوری عفی عنہ ۱۱ر صفر المظفر ۱۳۸۴ھ

داڑھی منڈے کی اذان

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس صورت مسئولہ میں کہ: داڑھی منڈانے والے کا اذان دینا مکروہ ہے یا نہیں؟ بینوا بالبرہان توجروا عند الرحمن۔ سائل۔ فصیح الدین الرحمٰن شیروانی، بھائی خان چوک، حیدرآباد

۷۸۶ الجواب: داڑھی ترشوانا یا منڈانا فسق ہے اور ترشوانے یا منڈانے والا فاسق۔ اور فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اس کی اذان مکروہ، اس اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (درمختار) واللہ تعالیٰ اعلم

العبد محمد خلیل خان القادری البرکاتی النوری عفی عنہ ۱۲ر جمادی الاخریٰ ۱۳۸۴ھ

وقت اقامت کب کھڑے ہوں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ: جب فرائض کے لیے اقامت کہی جائے تو ائمہ و قوم کو کب کھڑا ہونا چاہیے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اقامت کے شروع ہوتے ہی سب کو کھڑا ہو جانا چاہیے کیونکہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ بعض حضرات اس بات پر مصر ہیں۔ کس کا قول حق وصواب ہے۔ بحوالہ کتب مع عبارات جواب سے حکم شرع شریف سے آگاہ فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

المستفتی قاری حافظ نور محمد امام وخطیب مسجد پیر حاجی شاہ رحمۃ اللہ علیہ صدر بازار حیدرآباد

۷۸۶ الجواب: امام اور مقتدیوں کو چاہیے کہ تکبیر بیٹھ کر سنیں حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں۔ کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے اس میں راز تکبیر کہنے والے کے اس قول کی مطابقت ہے۔ قد قامت الصلوۃ ادھر اس نے حی علی الفلاح کہا کہ آؤ مراد پانے کو جماعت کھڑی ہوئی، اس نے کہا قد قامت الصلوۃ تو جماعت قائم ہوگئی۔ یہاں تک کہ اگر تکبیر ہو رہی ہے اور کوئی شخص باہر سے آیا تو یہ خیال نہ کرے کہ چند کلمات رہ گئے پھر کھڑا ہونا پڑے گا بلکہ فوراً بیٹھ جائے اور علی الفلاح پر کھڑا ہو۔ عالمگیریہ میں ہے اذا دخل الرجل عند الاقامۃ یکرہ لہ الانتظار قائماً ولکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن قولہ حی علی الفلاح۔ کذا فی المضمرات۔ (فتاوی رضویہ) واللہ تعالیٰ اعلم

العبد محمد خلیل خان القادری البرکاتی النوری عفی عنہ ۵ر جمادی الاولیٰ ۱۳۸۷ھ

محمد کاشف اقبال مدنی رحمتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

مجموعہ

فتاویٰ بریلی شریف

مصدقہ

تاج الشریعہ حضرۃ العلام الحاج

الشاہ المفتی

محمد اختر رضا

قادری ازہری

دام ظلہ علینا



مصدقہ

استاذ الفقہاء عمدۃ المحققین

حضرت علامہ مفتی قاضی

محمد عبد الرحیم

صاحب بستوی

مدظلہ العالی

مرتبین:

محمد عبد الرحیم المعروف بہ نشتر فاروقی ٭ محمد یونس رضا اویسی

مرکزی دار الافتاء سوداگران بریلی شریف

کتبہ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ
مرکزی دارالافتاء ۸۲؍سوداگران بریلی شریف

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

۲؍جمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ

(۱) کسی دینی کتاب کے سرورق پر یا درمیان کتاب میں حضور ﷺ کے نعلین شریف کا نقش مبارک چھاپنا کیسا ہے جب کہ بعض علماء اس کو حرام وگستاخی کہتے ہیں۔

(۲) داڑھی منڈوانے والے یا ایک مشت سے کم کرنے والے شخص کی اذان واقامت مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے یا نہیں؟

(۳) اگر کوئی امام یا حافظ قرآن سیاہ خضاب یا کالی مہندی لگاتا ہو تو ایسے امام حافظ قرآن کی اقتدا میں نماز فرض یا تراویح کی ادا کرنا کیسا ہے؟

(۴) اگر کوئی امام یا حافظ قرآن داڑھی ترشواتا ہو یا نماز بھی نہ پڑھتا ہو، فلمیں، ڈرامے دیکھتا ہو یا ننگے سر گھومتا پھرتا ہو تو ایسے امام یا حافظ قرآن کی اقتداء میں نماز فرض یا تراویح کی پڑھنا جائز ہے یا ناجائز۔

(۵) فوٹو گرافی اور موی کا کاروبار کرنا کیسا ہے اور ایسے کاروبار سے کمائی ہوئی رقم حلال ہے یا حرام۔

(۶) مسجد کی چھت پر مدرسہ یا اسکول قائم کرنا اور اسمیں دینی، دنیاوی تعلیم دینا کیسا ہے؟

جوابات قرآن وسنت کی روشنی میں تفصیلاً بحوالہ اور بہ مہر تحریر فرمائیں۔

سائل: نعیم احمد شیخ قادری رضوی
نزد میمن مسجد چاکی پاڑہ، شہداد پور ضلع سانگھر سندھ پاکستان

الجواب:- ناجائز نہیں ہے اور حصول برکت کے لئے نقشہ کتاب کے اندر یا سرورق بنانے میں

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

اگر تم علم نہیں رکھتے، تو اہل علم سے دریافت کرو

فتاویٰ بحر العلوم

جلد ۱

تصنیف لطیف

بقیۃ السلف حجۃ الخلف بحر العلوم

حضرت علامہ مفتی **عبد المنان** اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار ۰ لاہور

عبدالمنان اعظمی خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ

الجواب صحیح: عبدالرؤف مدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ

(۵۴-۵۷) **مسئلہ** : کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) داڑھی منڈا فاسق اور فاجر ہے کہ نہیں؟

(۲) داڑھی منڈانے والے اگر اذان دیں تو کیا اذان دہرائی جائے گی؟

(۳) حضور پرنور ﷺ نے داڑھی رکھنے کی اگر تاکید کی ہے تو حدیث کا حوالہ تحریر کریں۔

(۴) کلثوم اپنے شوہر خاص کے پاس رہی اور ایک لڑکا اور لڑکی پیدا ہوئی، کچھ عرصہ کے بعد کلثوم نے زنا کرایا اور ناجائز حمل قرار ہوا، اور کلثوم نے کہیں دوسری جگہ جا کر عقد ثانی کرلیا، جو کچھ ملکیت یا جائداد اسے ملی تھی کیا اب وہ اس کی حق دار ہے یا نہیں؟ اگر وہ حق دار نہیں ہے تو اس کے پہلے شوہر کا جائز

لڑکا یا لڑکی حق دار ہوگی؟ جواب مفصل طور پر سوالات کے حوالہ دینے کی زحمت فرمائیں۔

الجواب

(۱) داڑھی منڈا فاسق ہے۔

(۲) داڑھی منڈا اذان دے تو دہرائی جائے۔ درمختار میں ہے: "و یکرہ اذان الفاسق"

(۳) حدیث شریف میں ہے: "قصوا الشارب و اعفوا اللحی" یہ حدیث مشکوۃ شریف (ص ۳۸۰) بخاری و مسلم دونوں کے حوالے سے مذکور ہے۔

(۴) زنا کی وجہ سے کلثوم میکہ میں اپنے حقوق سے محروم نہیں ہے، والدین کی وفات کے بعد ان کی وارث ہوگی اور اپنی زندگی میں اگر وہ لوگ دیں گے تو اس کی مالک ہوگی۔ گناہ اس نے اتنا بڑا کیا کہ اس کی سزا یہاں بھی دل ہلا دینے والی ہے اور وہاں بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی خادم دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ ۲۰ ربیع الثانی ۸۴ھ

الجواب صحیح: عبد الرؤف غفرلہ دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ الجواب صحیح: عبد العزیز عفی عنہ

(۵۸-۶۲) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) خطبہ کے وقت اذان ثانی جو کہی جاتی ہے اس کا کہنا داخل مسجد یا خارج سے ضروری ہے جو شخص داخل مسجد دے تو اس کا یہ فعل سنت ہے یا خلاف سنت ہے؟ بہر دو صورت اس کی دلیل فقہ، حدیث اور عمل صحابہ سے دی جائے۔

(۲) جو شخص اس کا قائل ہو کہ خطبہ کی اذان خارج مسجد ہونے میں کچھ کراہت معلوم ہوتی ہے تو ایسے شخص کے بارے میں عند الشرع کیا حکم ہے؟

(۳) بعد دفن میت قبر پر اذان دینا جائز ہے یا ناجائز؟ در صورت ثانی دلیل عقلی و نقلی کی ضرورت ہے۔

(۴) "ایذان الاجر فی اذان القبر" میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث قبر پر اذان دینے کے ثبوت میں احمد طبرانی و بیہقی بروایت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیش فرمائی جب کہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہو چکے اور قبر درست ہوگئی نبی کریم ﷺ دیر تک سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے، پھر حضور اللہ اکبر فرماتے رہے، صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے، پھر صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے، ارشاد فرمایا اس نیک بندے پر اس کی قبر تنگ ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف دور کی اور قبر کشادہ فرمادی، تو کیا ان کا پیش فرمانا برمحل ہے یا بے محل، بر تقدیر ثانی ثبوت آنے کی ضرورت ہے۔

محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

دارالافتاء فیض الرسول براؤں شریف سے جاری شدہ ۱۰۱۲ فتاویٰ کا مستند ذخیرہ

فتاویٰ فیض الرسول

تصنیف

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی

سابق صدر شعبہ افتاء دار العلوم اہلسنت فیض الرسول

بسعی واہتمام

مفکر ملت حضرت علامہ صاحبزادہ غلام عبد القادر علوی

خلف رشید حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ

مہتمم دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف

شبیر برادرز - ۴۰ بی اردو بازار - لاہور

مسئلہ: از غلام جیلانی خلیل آباد ضلع بستی۔

کیا فرماتے ہیں حضرت مفتی صاحب قبلہ اس مسئلہ میں کہ آپ کی تصنیف انوار الحدیث صـ۱۱۹ میں درمختار اور بہار شریعت کے حوالے سے تحریر ہے کہ فاسق کی اذان کا اعادہ کرے اور حضرت مفتی اعظم ہند بریلی شریف نے فتاوی مصطفویہ صـ۵۸ میں عالمگیری کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے کہ فاسق کی اذان کا اعادہ نہیں۔ تو اس کے بارے میں تحقیقی جواب تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الملك العزيز الوهاب فقہائے کرام نے بالاتفاق فاسق کی اذان کو مکروہ فرمایا ہے تنویر الابصار اور درمختار میں ہے یکرہ اذان جنب وامرأة وفاسق ولو عالما اھ۔ یعنی جنب، عورت اور فاسق کی اذان مکروہ ہے اگرچہ وہ عالم ہو۔ اور کنز الدقائق و بحر الرائق میں ہے کرہ اذان الجنب والمرأة والفاسق اھ تلخیصا یعنی جنب، عورت اور فاسق کی اذان مکروہ ہے اور فتح القدیر جلد اول صـ۲۱۶ میں ہے صرحوا بکراهة اذان الفاسق من غير تقييد بكونه عالما او غيره اھ۔ یعنی عالم غیر عالم کی قید کے بغیر اذان فاسق کے مکروہ ہونے کی فقہائے کرام نے تصریح فرمائی ہے۔ پھر چونکہ اذان شعائر اسلام ہے اور فاسق کی اذان سے بھی اقامت شعار کا مقصد حاصل ہے اس لئے بعض فقہائے کرام نے فرمایا کہ فاسق کی اذان صحیح ہے۔ مگر اذان کا مقصود اصل چونکہ دخول وقت کا اعلام ہے اور فاسق کی خبر دیانات میں معتبر نہیں اس لئے بعض فقہائے کرام نے فرمایا کہ فاسق کی اذان صحیح نہیں۔ درمختار میں ہے جزم المصنف بعدم صحة اذان مجنون ومعتوه وصبی لا یعقل قلت وفاسق لعدم قبول قوله فی الدیانات اھ۔ یعنی تنویر الابصار کے مصنف نے مجنون، معتوہ اور ناسمجھ بچے کی اذان کے صحیح نہ ہونے پر جزم کیا ہے تو میں کہتا ہوں کہ فاسق کی اذان بھی صحیح نہیں اسلئے کہ اس کا قول دیانات میں قابل قبول نہیں۔ اور بحر الرائق جلد اول صـ۲۶۴ میں ہے اذان الفاسق والمرأة والجنب صحیح اھ۔ یعنی فاسق کی اور عورت کی اور جُنب کی اذان صحیح ہے مگر پھر اسی صفحہ پر چند سطر بعد فرمایا کہ چونکہ فاسق کا قول اور اس کی خبر امور دینیہ میں قابل قبول نہیں اس لئے مناسب ہے کہ فاسق کی اذان صحیح نہ ہو۔ بحر الرائق کے اصل الفاظ یہ ہیں ینبغی ان لا یصح اذان الفاسق بالنسبة الی قبول خبره والاعتماد علیه لما قدمناه انه لا یقبل قوله فی الامور الدینیة اھ۔ اور علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے منحۃ الخالق حاشیہ بحر الرائق میں تحریر فرمایا قوله ینبغی ان لا یصح اذان الفاسق الخ کذا فی النهر ایضا وظاهره انه یعاد وقد صرح فی معراج الدرایة عن المجتبی انه یکره

مسئولہ:۔ عبدالحمید عرف جگنومیاں، مہراج گنج، کپلوستو، نیپال

زید نام کا حافظ ہے اور ایک مسلم آبادی میں جو کہ دیہات ہے مدرسی کرتا ہے اذان واقامت امامت اور میلاد و فاتحہ وغیرہ کا کام بھی انجام دیتا ہے۔ یہی زید ہندہ (جو کہ بکر کے نکاح میں ہے) سے کئی سال سے ناجائز طور پر میاں بیوی جیسا رہن سہن رکھتا تھا وطی میں بھی پکڑا گیا اور اقرار جرم عام آدمی میں کیا چند ہی ماہ کے بعد ہندہ کی لڑکی زینب کیساتھ زید کا ناجائز تعلق پیدا ہوگیا جب گندگی پھیلی لوگوں نے لعن طعن شروع کیا تو زید زینب کو لیکر فرار ہوگیا۔ تھوڑی ہی مدت میں خفیہ آمد ورفت شروع کیا کچھ لوگ حتی کہ ایک سنی عالم بھی زید کے حامی بنے اب زید بڑی ڈھیٹھائی کے ساتھ اسی پرانی بستی میں آکر زینب کے ساتھ بغیر نکاح وطلاق کے میاں بیوی کا حق ادا کر تے ہوئے زندگی بسر کرتا ہے حتی کہ اب زید کے گھر میں زینب سے بچہ بھی پیدا ہونے والا ہے زید گاؤں والوں سے کہتا ہے کہ اس میں میرا کیا قصور ہے جب زینب کا شوہر طلاق دے گا تب تو میں نکاح پڑھوا ہی لوں گا زید کے بھاگ جانے کے بعد گاؤں میں دوسرے سنی صحیح العقیدہ مدرس کی تقرری ہوگئی ہے۔ اب زید بھی آگیا ہے اس لئے حق وناحق کے دو گروہ پیدا ہوگئے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ (۱) زید اذان، اقامت، امامت، میلاد وفاتحہ ایک سنی جانکار مدرس کے ہوتے ہوئے بھی کرسکتا ہے یا نہیں؟ (۲) زید کی پرورش بحیثیت مدرس یعنی مسلمانوں کے مال سے خورد ونوش اور تنخواہ کا انتظام کرنا درست ہے کہ نہیں؟ ایک عالم صاحب معاملہ کو جانتے ہوئے کہتے ہیں کہ نکاح درست ہے اب زید اور اس کے حامیوں خصوصًا عالم صاحب سے حقہ پانی اور معاملہ داری بند کرنا مناسب ہے کہ نہیں؟ بینوا بالتفصیل

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب (۱) زید اگر واقعی زینب کو ناجائز طور پر رکھے ہوئے ہے تو فاسق معلن ہے اس کی اذان مکروہ ہے اگر کہدے تو دوبارہ کہی جائے جیسا کہ بہار شریعت حصہ سوم ص۳۱ میں درمختار کے حوالہ سے ہے کہ فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اس کی اذان مکروہ ہے لہٰذا اعادہ کیا جائے اور اس کی اقامت بھی مکروہ ہے اور اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے جتنی نمازیں اس کے پیچھے پڑھی گئیں ان نمازوں کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے کوئی پڑھانے والا ہو یا نہ ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں اگر کوئی قابل امامت نہ ملے تو تنہا تنہا پڑھیں مگر ایسے شخص کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھیں غنیہ میں ہے لوقدموا فاسقا یا ثمون اور درمختار میں ہے کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا اور فتاوی رضویہ جلد ۳ ص۲۵۳ میں ہے تقدیم الفاسق اثم والصلاۃ خلفہ مکروھۃ تحریما والجماعۃ واجبۃ فھما فی درجۃ واحدۃ ودرء الفاسد اھم من جلب المصالح

اللہ تعالیٰ جب کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے ——— (سنن ابن ماجہ، مقدمہ، باب فضل العلماء)

وَقَارُ الفَتَاوٰی

جلد دوم

مفتیٔ اعظم پاکستان

حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تخریج

مولانا محمد شعیب قادری رضوی

خطیب و امام جامع مسجد گلفشاں بلاک ۴، گلستان مصطفےٰ، کراچی۔

ناشر: بزم وقار الدین

مدنی مدرسہ ضیاء القرآن، متصل جامع مسجد گلفشاں، بلاک ۴، گلستان مصطفےٰ (فیڈرل بی ایریا)، کراچی ۳۸۔

و یکرہ التلحین و اقامۃ المحدث واذانہ
(باب الاذان، صفحہ: ۵۹، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

یعنی گا کر اذان دینا اور بے وضو کی اذان و اقامت مکروہ ہیں۔
علامہ سید احمد الطحطاوی الحنفی متوفی ۱۲۳۰ھ نے اس پر حدیث نقل کی:

لا یؤذن الا متوضئ
(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، باب الاذان، صفحہ: ۱۰۷، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

یعنی اذان نہ دے مگر وضو والا۔
لہٰذا جو اذان بغیر وضو کے دی گئی اس اذان کا بھی اعادہ کیا جائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

قبضہ (مٹھی) سے کم داڑھی والے کی اذان

الاستفتاء:-

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ:
داڑھی منڈا یا مٹھی سے کم داڑھی والا اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟

سائل: عبدالغفار اویسی، نیو کراچی

الجواب:-

داڑھی منڈانے والا یا کاٹ کر حد شرع سے کم رکھنے والا فاسق ہے۔ اور فاسق کی اذان مکروہ ہے، اس کا اعادہ کیا جائے گا۔

علامہ علاء الدین حصکفی متوفی: ۱۰۸۸ھ نے در مختار میں لکھا:

و یکرہ اذان فاسق ولو عالما
(بر حاشیہ شامی، جلد (۱) باب الاذان، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب فی اذانہ، صفحہ: ۲۸۹، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

یعنی فاسق کی اذان مکروہ ہے، اگرچہ وہ عالم ہو۔
لہٰذا اس کا اعادہ کیا جائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مسائل کا خزینہ جزئیاتِ فقہیہ کا گنجینہ

ریاض الفتاویٰ

علم دوست ساتھیوں کیلئے انمول تحفہ

عالی شان فتاویٰ کا مجموعہ

از قلم:

سلطان الائمہ، فقیہ الامہ مفتی زمن

سید محمد ریاض الحسن جیلانی (نور اللہ مرقدہ)

مرتب:

صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا

سید محمد ضیاء الحسن جیلانی مدظلہ العالی

زیرِ نگرانی

مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی

ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری رضوی

پیشکش:

انجمن انوار القادریہ

جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی
فون: 4120794

ناشر: انجمن انوار القادریہ کراچی

طباعت: 2001ء

القول الصادق فی اذان الفاسق

مرسلہ حضرت مولانا حکیم صوفی شاہ محمد صدیق اللہ صاحب بنارسی قادری

پکا قلعہ حیدر آباد

مورخہ ۲۴ر رجب المرجب ۱۳۴۸ھ

سوال = شریعت مقدسہ مطہرہ کا مسئلہ ذیل کے متعلق کیا ارشاد ہے کہ داڑھی منڈانے اور کتروانے والے کی اذان درست ہے یا نہیں......؟ **بینوا توجروا**

جواب = بعون الملک الوہاب داڑھی منڈانے یا کتروا کر حد شرعی سے کم کردینے کی عادت حرام و گناہ کبیرہ و مخالف سنت متوارثہ ہے کیونکہ داڑھی کا رکھنا حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کریمہ موکدہ ہے بخاری و مسلم میں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے کہا........... **انہ لم یبلغ ما یخضب لو شئت ان اعد شمطاتہ فی لحیتہ لفعلت.......** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اس حد تک نہ پہنچی تھی کہ خضاب فرماتے اگر میں حضور کی ریش مبارک کے سفید بال گننا چاہتا تو گن لیتا (مشکواۃ شریف مطبوعہ نظامی دہلی ص ۴۴۰)

اسی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے................ **توفاہ اللہ علی راس ستین سنہ و لیس فی راسہ و لحیتہ عشرون شعرہ بیضاء.............** محبوب خدا کو خدا نے ساٹھ سال کی عمر شریف میں اپنے پاس بلالیا اس وقت سرکار کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے (مشکواۃ شریف ص ۴۳۹، شمائل ترمذی شریف ص ۱)

(سرکار کی عمر شریف تریسٹھ سال ہوئی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ساٹھ سال فرمانا بطور تخمینہ ہے)

مسلم شریف میں ہے.......... **کان کثیر شعر اللحیہ........** حضور کی داڑھی کے بال گھنے تھے (مشکواۃ شریف ۴۳۹)

و الفاسق و لو عالما .... جنبی کی اذان و اقامت اور عورت اور فاسق کی اذان مکروہ ہے اگرچہ عالم ہی کیوں نہ ہو (در مختار مع رد المحتار ملخصا جلد اول ص ۳۶۴)

فتح القدیر میں ہے .... و صرح بکراہۃ اذان الفاسق .... اور فاسق کی اذان کی کراہت کی تصریح ہے (فتح القدیر ص ۱۰۲)

رد المحتار میں ہے .... و یعاد اذان الجنب زاد القهستانی و الفاجر .... جنبی کی اذان لوٹائی جائے اور قہستانی نے زائد کیا کہ فاجر کی اذان بھی لوٹائی جائے (رد المحتار ص ۳۶۵)

خاتم الفقہاء استاذ العلماء حضرت صدر الشریعہ مولانا حکیم ابو العلا محمد امجد علی علیہ الرحمہ فرمارہے ہیں "خنثی و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے (بہار شریعت جلد اول ص ۳۱)

رِیَاض الفتاوٰی

مقام عبرت ہے....!!!! کہ ولد الزنا کی اذان تو بلا کراہت درست ہو اور فاسق کی اذان مکروہ و قابل اعادہ انا للہ و انا الیہ راجعون

فتح القدیر میں ہے........ و اذان العبد و الاعمی و الاعرابی و ولد الزنا لا کراهۃ فیہ .... غلام اور اندھے اور گنوار اور ولد الزنا کی اذان میں کراہت نہیں (فتح القدیر جلد اول ص ۱۰۳)

اللہ تبارک و تعالیٰ توفیق خیر عطا فرمائے .... هذا ما فهمت فی هذا الباب و اللہ و رسولہ اعلم بالصواب جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

کتبہ

الفقیر سید محمد ریاض الحسن جیلانی رضوی حامدی جودھ پوری غفرلہ القوی

۲۶ر رجب المرجب سنہ ۱۳۸۴ھ دو شنبہ مبارکہ

محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

فتاوی جامعہ نعیمیہ مرادآباد سیریز ۱

معروف بہ

حبیب الفتاوی

افاضات

عمدۃ المحققین حضرت علامہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی بھاگلپوری علیہ رحمۃ الباری

صدر المدرسین وشیخ الحدیث ومہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد یوپی

ترتیب وتبویب

مولانا عبد المنان کلیمی بہاری

ترجمہ وتصحیح

سیف خالد اشرفی بھاگلپوری

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار۔ زبیدہ سنٹر ۵ لاہور

حدیث ابی بکرالصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً من مسح العین بباطن انملۃ السبابتین بعد تقبیلھما عند قول المؤذن اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ وقال اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللّٰہ ربا وبالاسلام دینا و بحمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیا حلت لہ شفاعتی وکذاروی عن الخضر علیہ السلام وبمثلہ یعمل فی الفضائل.
القہستانی نے کنز العباد سے ذکر کیا ''مستحب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پہلی شہادت کے وقت کہے ''صلی اللہ علیک یارسول اللہ'' اور دوسری شہادت سننے کے بعد انگوٹھوں کو آنکھوں سے لگائے اور کہے ''اے اللہ کے رسول آپ ہی سے میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ اے اللہ! مجھے سننے اور دیکھنے کی نعمت سے نواز دے۔ رسول اللہ ﷺ جنت میں اس کے قائد ہونگے۔ الدیلمی نے الفردوس میں ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی ایک مرفوع حدیث نقل کی ''جب موذن ''اشھدان محمدارسول اللّٰہ'' کہے تو جس نے اپنے سبابہ (شہادت کی انگلی) کے اندرونی حصے کو چوم کر آنکھوں سے لگالیا اور یہ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہا میں اللہ سے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ ایسا ہی حضرت خضر علیہ السلام سے روایت ہے اور باب فضائل میں اس طرح کی روایت پر عمل کیا جائے گا۔

درمختار مصری جلد اول ص ۲۸۴ میں ہے۔

والاقامۃ کالاذان. اور اقامت بھی اذان ہی کی طرح ہے اسمیں بھی انانگوٹھا چومنا چاہئے۔ واللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

نوٹ:- اس مسئلہ کی مکمل تفصیل وتحقیق امام اہل سنت اعلحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے رسالہ مبارکہ ''نہج السلامہ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۹۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داڑھی منڈے نے اگر اذان دی تو اس کا لوٹانا ضروری ہے یا نہیں؟

مسئولہ شبیر احمد، ۱۲/اکتوبر ۱۹۵۸ء

الجواب: داڑھی منڈانے والا فاسق ہے۔ اس کی اذان قول صحیح اور اصح وراجح پر مکروہ تنزیہی ہے۔ اور اس کی اذان کا لوٹانا ضروری بمعنی واجب نہیں بلکہ اس کی اذان کا لوٹانا مندوب ومستحب ہے۔ ردالمحتار مصری اول ص ۲۸۹ میں ہے۔

(قولہ و یعاد اذان جنب الخ) زاد القھستانی والفاجر والراکب والقاعد والماشی والمنحرف عن القلبۃ وعلل الوجوب فی الکل بانہ غیر معتد بہ والندب بانہ معتدبہ الاانہ ناقص قال وھو الاصح کما فی التمر تاشی (ان کا قول جنبی کی اذان لوٹائی جائے) قہستانی نے اس میں فاجر، سوار، بیٹھا ہوا، چلتا ہوا اور قبلہ سے منحرف کا بھی اضافہ کیا۔ اور ان سب کے متعلق وجوب

مَن یُّرِدِ اللهُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

اَلْمَوَاھِبُ الرَّضَوِیَّۃُ فِی الْفَتَاوَی الْأَزْھَرِیَّۃ

۲۰ ء ۱۴

المعروف بہ

فتاویٰ تاج الشریعہ

3

تصنیف

فقیہِ اسلام، قاضی القضاۃ فی الھند، تاج الشریعہ، حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد اختر رضا خاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ازہری بریلوی

محرکِ اشاعت

میثم عباس قادری رضوی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 37352022

الجواب

ہر اذان خارجِ مسجد حدودِ مسجد میں مسنون ہے اور مسجد میں ہر اذان مکروہ ہے۔ یہی حکم اذانِ خطبہ کا ہے' لہٰذا اذانِ خطبہ بھی خارجِ مسجد کہی جائے اور نظر نہ آئے تو حرج نہیں کہ یہ عذر ہے جس کے سبب ترکِ سنت جائز نہیں۔ اور اذان داخلِ مسجد مکروہ وممنوع ہے جس کی اجازت نہیں ہو سکتی کہ حصولِ سنت مع ارتکابِ ممنوع شریعت نہیں ہو سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ: ۸۴

کیا ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ'' اور ''اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ'' پڑھنا جائز ہے؟

داڑھی منڈے کی اذان درست ہے یا نہیں؟

حضرت قبلہ ازہری میاں صاحب سلامِ مسنون

گزارش یہ ہے کہ ایک شخص جو اس بات کا معترض ہے' جب کہ وہ داڑھی منڈواتا ہے۔ کہ تم نماز غلط پڑھاتے ہو وہ یہ کہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ اور اسی سورۂ کے آخر میں کُفُوًا اَحَدُ نِ اللّٰهُ اَکْبَرُ) یہ غلط پڑھتے ہو۔ لہٰذا تم نماز غلط پڑھاتے ہو اور سورۂ فاتحہ میں بھی اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں بھی نہدنا الصراط المستقیم پڑھتے ہو یہ غلط ہے۔

میں نے اس کو ''فوائدِ مکیہ'' کتاب دکھائی کہ یہ قرأت کا قاعدہ وصل کے اعتبار سے ہے تو اس نے انکار کر دیا کہ میں نے اتنے شہر گھومے اور اتنی دنیا دیکھی لیکن تمہارے جیسے کسی انسان کو ایسی قرأت کرتے نہیں دیکھا تو میں نے کہا کہ تم ہمارے پیچھے نماز پڑھو یا نہ پڑھو میں اسی قاعدہ سے پڑھوں گا اور تمہارے جیسے کمبخت انسان کے کہنے سے قرأت کا قاعدہ نہیں بدلوں گا۔

اور وہ شخص داڑھی منڈاتا ہے جو اس بات کا معترض ہے اور داڑھی نہ رکھنے والے کی اذان صحیح ہوگی یا نہیں اور اس کی شہادت اور بات کا یقین رکھا جائے یا نہیں؟ یہاں اس بات کا بہت جھگڑا چل رہا ہے مہربانی کر کے تحریر فرمائیں۔

الجواب

اس کا اعتراض غلط و بے ہودہ ہے توبہ کرے اور اس کی اذان مکروہ اور بقول صاحب تنویر الابصار غیر صحیح اور شہادت اس کی مردود اور دیانات میں اس کی خبر نامعتبر کہ داڑھی منڈا فاسقِ معلن ہے۔ لیکن عوام الناس کے بیچ ایسی قرأت سے احتراز

الجواب

(۱) تکبیر وہی کہے جس نے اذان دی اور مؤذن متقی ہونا چاہیے کہ فاسق کی اذان صحیح نہیں۔

''دُرِّ مختار'' میں ہے: **جزم المصنف بعدم صحة اذان مجنون و معتوه و صبی لا یعقل قلت و کا فرو فاسق لعدم قبول قوله فی الدیانات** [الدر المختار ج ۲ ص ۶۱ کتاب الصلوٰۃ باب الاذان دار الکتب العلمیہ بیروت]

حدیث میں ہے: **من اذن فهو یقیم** [جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۸ ابواب الصلوٰۃ مجلس برکات]

اقامت مؤذن کا حق ہے دوسرے کو بلا اجازتِ مؤذن اقامت نہ چاہیے، اگرچہ نماز ہو جائے گی اقامت کہنے والا اگر فاسق ہو تو اس سے نہ کہلوانی چاہیے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم**

(۲) ناجائز ہے اور دینے والے پر توبہ لازم۔ **واللہ تعالیٰ اعلم**

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ: ۹۱

اذانِ خطبہ کہاں ہو؟

جناب قبلہ مولوی صاحب! السلام علیکم

علمائے دین شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ:

اذانِ ثانی خطبہ کی مسجد کے اندر ہونی چاہیے یا باہر؟ علمائے پیلی بھیت اور علمائے بریلی باہر ہونا ثابت کرتے ہیں ازراہِ کرم مع دلیل کے آگاہ کیا جائے کیا صحیح ہے۔

سائل: محمد عاقل محلہ شیر محمد پیلی بھیت

الجواب

وہی صحیح ہے جو علمائے اہلسنّت و جماعت بتاتے ہیں یعنی اذان مسجد کے باہر دی جائے، مسجد کے اندر کوئی اذان جائز نہیں۔

''خانیہ'' میں ہے: ''**ینبغی ان یوذن علی المئذنة او خارج المسجد ولا یؤذن فی المسجد**''

[فتاویٰ قاضی خاں ج ۱ ص ۵۱ کتاب الصلوٰۃ باب الاذان دار الفکر بیروت]

''یعنی اذان مینار پر یا مسجد کے باہر ہونی چاہیے مسجد میں اذان نہیں کہی جائے''۔

بعینہٖ یہی عبارت فتاویٰ خلاصہ و فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔

[الفتاویٰ الهندیة ج ۱ کتاب الصلوٰۃ الفصل الثانی فی کلمات الاذان والاقامۃ ص ۱۱۲]

''فتح القدیر'' میں ہے: **و الاقامة فی المسجد ولا بد واما الا ذان فعلی المئذنة فان لم یکن ففی**

ایسے لوگ سخت گنہگار مستحقِ نار ہیں جب تک سچی توبہ نہ کرلیں قطعِ تعلق ضروری ہے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم**

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۲ر رمضان ۹۸ھ

مسئلہ: ۹۷

داڑھی منڈے کی اذان کا حکم! نماز میں کرتے کا بٹن لگا ہو، صدری کا نہ لگا ہو، تو نماز ہوگی یا نہیں؟ کیا خطبہ جمعہ میں اُردو زبان کی آمیزش جائز ہے؟ وہابی مسجد میں آجائے تو کیا کرے؟ تعویذ پر ہدیہ لینے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسئلہ ذیل میں کہ: جس کی داڑھی کٹی ہو وہ شخص اذان کہہ سکتا ہے یا نہیں؟ اور کرتے کے بٹن لگے ہوں اور صدری کے نہ لگے ہوں تو نماز میں کچھ خلل ہوگا؟ اور منبر پر خطبہ میں جو اُردو ہے اس کا درمیان میں پڑھنا کیسا ہے؟ اور وہابی مسجد میں نماز پڑھنے آئے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اور بدعتِ حسنہ کی تعریف کردی جائے اور تعویذ کا ہدیہ لینا کیسا ہے؟ مدلل جواب مرحمت فرمایا جائے عین نوازش ہوگی۔

مستفتی: آپ کا خادم حقیر محمد ریاض الحق رضوی، طیب مسجد، کالا در ضلع جامنگر، گجرات

الجواب

داڑھی منڈا فاسق ہے اور فاسق کی اذان مکروہ ہے اور صدری کے بٹن لگا لینا بہتر ہے اور نہ لگائے گا تو نماز میں خلل نہ ہوگا اور خطبہ میں عربی کے سوا کوئی زبان ملانا خلافِ سنتِ متوارثہ ومکروہ ہے اور وہابی کے ساتھ نماز پڑھنا حرام ہے حدیث میں ہے:

"**لا تصلوا معهم**" [مرقات شرح مشکوٰۃ، باب مناقب الصحابۃ، ج ۱۱، ص ۱۵۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

اور جماعت میں اس کے شمول سے قطعِ صف ہوگا پھر وہابیہ کہ اہلسنّت کو ناحق مشرک گردانتے ہیں سخت دل آزارِ مسلمانان ہیں تو بشرطِ قدرت مسجد سے روکنا انہیں لازم۔ "دُرّ مختار" میں ہے: **ويمنع منه كل موذ ولو بلسانه۔ ملتقطاً** [درمختار، ج ۲، ص ۴۳۵، ۴۳۳، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

اور بدعتِ حسنہ وہ فردِ خاص ہے جو کسی مستحب عام کے تحت داخل ہو اور جائز تعویذ کی اُجرت لینا جائز۔ **واللہ تعالیٰ اعلم**

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۹ر محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

''طحطاوی علی المراقی''شرح''نورالایضاح''میں ہے:

یکرہ ان یؤذن فی المسجد ۔ [طحطاوی علی المراقی'ص ۱۹۷'کتاب الصلوٰۃ'باب الاذان'دار الکتب العلمیہ'بیروت]

''فتح القدیر''میں ہے: قالوا لایؤذن فی المسجد

[فتح القدیر'ج ۱'ص ۲۵۰'کتاب الصلوٰۃ'باب الاذان'برکات رضا گجرات]

اسی کے باب الجمعہ میں ہے:ھو ذکر اللہ فی المسجد ای فی حدودہ لکراھۃ الاذان فی داخلہ ۔

[فتح القدیر'ج ۲'ص ۵۶'کتاب الصلوٰۃ'باب صلوٰۃ الجمعہ'برکات رضا گجرات]

اور خاص جمعہ کی اذانِ خطبہ کے بارے میں تو حدیثِ ابوداؤد شریف سے ثابت کہ وہ خارجِ مسجد خطیب کے سامنے قدیم سے ہوتی آئی۔وہ حدیث یہ ہے:

عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر و عمر ۔

[سنن ابوداؤد'ج ۱'ص ۱۵۵'کتاب الصلوٰۃ'باب وقت صلوٰۃ الجمعہ'مطبع اصح المطابع]

یعنی''جمعہ کے دن حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر وعمر کے زمانہ میں خطبہ کی اذان دروازہ مسجد پر ہوا کرتی تھی''۔

لہٰذا امامِ مذکور کا قول نامسموع۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۴/ذوالحجہ ۹۹ھ

مسئلہ:۱۱۴تا۱۱۵

فاسق وفاجر کی اذان کا حکم'ایسا شخص قابلِ تعظیم ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) جو شخص فاسق وفاجر ہو اور شراب ولواطت میں مبتلا ہو'ایسے شخص سے اذان واقامت پڑھوانا کیسا ہے؟

(۲) کیا ایسا شخص مزار شریف پر بیٹھ کر سجادہ کی جگہ اپنے یا بڑوں کے لئے ایصالِ ثواب کرسکتا ہے۔حکمِ شرعی سے آگاہ فرمایا جاوے۔

راقم:حبیب احمد'مدرس مدرسہ بحرالعلوم قصبہ بہیڑی

الجواب

(۱) اگر اس کا یہ جرم شرعاً ثابت ہے تو اس کی اذان مکروہ ہے اور اقامت بھی اس سے نہ کہلوائی جاوے۔

(۲) ایصالِ ثواب کی دعا سے ممانعت نہیں، ہاں اسے جائے عظمت پر بٹھانا منع۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
یکم ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ: ۱۱۶

داڑھی منڈے کی اذان کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
زید ایک محلہ کا رہنے والا ہے۔ مسجد میں اذان دیتا اور مسجد کی دیکھ بھال کیا کرتا ہے اور اپنی اس خدمت کا سالہا سال سے وہ کوئی معاوضہ بھی نہیں لیا کرتا ہے۔ زید داڑھی نہیں رکھتا ہے، اب کچھ لوگوں کا اعتراض ہے کہ یہ داڑھی نہیں رکھتا ہے اس لئے اس کی اذان نہیں ہوتی اور جب اذان نہیں ہوتی تو نماز بھی نہیں ہوتی۔ لہٰذا زید کے بارے میں اب کیا حکمِ شرعی ہے وہ اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟ جواب سے نوازیں۔ فقط والسلام

مستفتی: محمد نصیر الدین سیکریٹری محلہ سرائے محمد آرہ

الجواب

زید کو داڑھی رکھنا لازم ہے اور داڑھی کی مقدار یکمشت ہے جس سے کم کرانا گناہ ہے داڑھی منڈانے سے زید توبہ کرے۔ بے توبہ اس کی اذان مکروہ ہے اور نماز ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۱۲/ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب — واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ: ۱۱۷ تا ۱۲۱

اقامت کہنے کا حقدار کون ہے؟ وہابیہ سے تعلق رکھنے والے کا شرعی حکم! فاسق کی اذان واقامت اور نماز کیسی؟ ''بہار شریعت'' اور ''قانونِ شریعت'' کے مسائل قابلِ عمل ہیں یا نہیں؟ تبلیغیوں کی باتیں سننا اور ان کے ساتھ نشست وبرخاست کرنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

کی قیمت کوصدقہ کردے البتہ اگر چرم کواس لئے بیچا تھا کہ اس کے دام خود پر اٹھائے گا تو اب اسے فقیرِ مسلم پر صدقہ کرنا واجب ہے اور بغیر حیلۂ مذکورہ مدرسہ کو دینا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) کھڑے ہوکر تکبیر سننا مکروہ ہے اور حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا مستحب ہے۔ ''دُرِّ مختار'' میں ہے:

دخل المسجد و المؤذن يقيم قعد الى قيام الامام فى مصلاه

[درمختار ج ۲ ص ۷۱ کتاب الصلوٰۃ باب الاذان دارالکتب العلمیۃ بیروت]

''ردالمحتار'' میں اس کے تحت ہے:

ويكره له الانتظار قائما ولكن يقعدثم يقوم اذا بلغ المؤذن حى على الفلاح

[ردالمحتار ج ۲ ص ۷۱ کتاب الصلوٰۃ باب الاذان دارالکتب العلمیۃ بیروت]

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب یکم ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب—واللہ تعالیٰ اعلم — قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ

مسئلہ: ۱۵۸ تا ۱۶۰

داڑھی منڈے کو فاسق کہنا کیسا؟ داڑھی کی شرعی مقدار کیا ہے؟

داڑھی منڈے سے اذان کہلوانے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) جو شخص داڑھی منڈائے، اسے لغوی اور شرعی اعتبار سے کس نام سے موسوم کریں گے؟ کیا اسے فاسق کہنا غلط ہے؟

(۲) داڑھی شرعی اعتبار سے کتنی ہونی چاہیے؟

(۳) دو ایسے اشخاص جن میں ایک کی داڑھی ہو اور دوسرا داڑھی منڈاتا ہو اُن میں اذان کہنے کا زیادہ مستحق کون ہے؟

مستفتی: افتخار علی خاں، پنت نگر، نینی تال

الجواب

(۱) داڑھی منڈانا یا حدِ شرع سے کم کرانا اور اُن کی عادت، گناہِ کبیرہ ہے۔ ''دُرِّ مختار'' میں ہے:

يحرم على الرجل قطع لحيته ۔ [در مختار – ج ۹، ص ۵۸۳، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

(۲) اور داڑھی کی حدِ شرع یکمشت ہونا ہے، اسی میں ہے:

والسنة فيها القبضة [در مختار – ج ۹، ص ۵۸۳، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

(۳) اور اعلانیہ گناہ کا مرتکب فاسقِ معلن ہے، داڑھی منڈا ہو یا کوئی اور، پھر داڑھی منڈے سے اذان کہلانا ناجائز گناہ ہے۔ حدیث میں ہے:

من استعمل رجلا من عصابة و فی تلك العصابة من هو ارضى لله منه فقد خان الله وخان رسوله وخان المؤمنين ۔ [المستدرک علی الصحیحین، ج ۴، ص ۱۰۴، کتاب الاحکام، حدیث ۷۰۲۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

"جو کسی جماعت سے ایسے کو کام پر مقرر کرے کہ دوسرا اس جماعت میں اللہ و رسول کو اس سے زیادہ پسندیدہ ہو تو اس نے اللہ و رسول اور عام مسلمانوں سے خیانت کی"۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔ [مزید تفصیل کے لئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کا مبارک رسالہ "لمعۃ الضحٰی فی اعفاء اللحٰی" کا مطالعہ کریں]

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۹ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ: ۱۶۱

مسجد کے اندر اذان پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

مسجد کے اندر اذان کہنا خواہ نمازِ پنجگانہ ہو یا نمازِ جمعہ کیسا ہے؟

الجواب

مسجد میں کوئی اذان دینا جائز نہیں، اذان حدودِ مسجد میں خارجِ مسجد، مسجد کی جگہ پر مسنون ہے۔ خاص موضع صلاۃ میں اذانِ جمعہ ہو یا پنجگانہ نمازوں کی اذان باتفاقِ فقہا منع ہے۔

عامۂ فقہا کا قول ہے:

يكره ان يؤذن في المسجد كما في القهستاني عن النظم ۔ [حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص ۱۹۸، کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

تفصیل کے لئے "فتاویٰ رضویہ" ملاحظہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

(۶) جب شفق غائب ہو جائے۔ شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے جو جانبِ مغرب پر سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) روزہ صحیح اور اذان درست۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ: ۲۰۸

داڑھی منڈے کی تکبیر پر نماز ہوگی یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
داڑھی منڈا اگر مکبّر ہے تو اس کی تکبیر پر نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

الجواب

نماز ہو جائے گی مگر اسے مکبّر بنانا جائز نہیں۔

حدیث میں ہے:

"من استعمل رجلا من عصابة وفيهم من هو ارضى لله منه فقد خان الله و رسوله والمومنين" [فیض القدیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر والنذیر، حرف المیم، ج۶، ص۷۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

"جو کسی جماعت سے کسی کو کسی کام کے لئے مقرر کرے اور ان میں وہ ہو جو اللہ کو اس سے زیادہ پسند ہو تو اس نے بے شک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کی جماعت سے خیانت کی"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷ ربیع الآخر ۱۴۰۵ھ

مسئلہ: ۲۰۹

کیا داڑھی منڈا اذان دے سکتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں:
ہماری جماعتِ مسلم میں چند صاحبان کا کہنا ہے کہ داڑھی منڈانے والا اگر مسئلہ سے واقف ہے اردو، عربی، فارسی پڑھا ہے، قرآن کی تلاوت، اذان وامامت سب کچھ اچھی طرح سے کرسکتا ہے، اگر وقتِ مقررہ پر مؤذن یا پیش امام وقت یا کوئی

قدیم وجدید فقہی مسائل کے حل

کا بہترین مجموعہ

فتاویٰ شرعیہ

جلد اوّل

تصنیف:

استاذ العلماء مفتی محمد فضل کریم رضوی حامدی

خلیفہ حجۃ الاسلام حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

اٹھا کر دعا مانگنے کو نا جائز لکھا ہے۔ طحاوی نے کہا کہ دونوں خطبوں کے درمیان دعا مانگنا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

ثابت نہیں ہے۔ یہاں بھی بلا حرکت زبان، دل میں دُعا مانگنے میں مضائقہ نہیں، جیسا کہ بحر الرائق اور فتح الباری

واضح ہوتا ہے اور عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہما نے جب بشر بن مروان کو خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے دیکھا تو بد دعا دی

یہ بدعت خلفائے مروانیہ کی ایجاد کردہ ہے۔

(۴) نفل نماز پڑھنے سے ثواب اور نہ پڑھنے پر زجر و توبیخ یا گناہ نہیں۔ بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر، ہاں کھڑے ہو کر پڑھنے
میں دوگنا ثواب ملے گا۔ عشاء کی آخری دو رکعت نفل میں اختلاف ہے مگر یہ بھی کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اس لئے
ایک صحابی نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو وتر کے بعد نفل بیٹھ کر پڑھتے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! حضور نے تو کھڑے
ہو کر پڑھنے میں زیادہ ثواب ارشاد فرمایا ہے اور خود حضور بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں تو حضور نے ارشا فرمایا: لست کمثلکم
یعنی میں تمہاری طرح یا تمہارے جیسا نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں اور بہت ساری باتیں سرکار کی ذات اقدس کے
ساتھ مخصوص تھیں وہاں یہ نفل بیٹھ کر پڑھنا بھی خصوصیات سے تھا۔ وھو اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

محمد فضل کریم غفرلہ الرحیم رضوی، خادم دار الافتاء ادارۂ شرعیہ بہار، پٹنہ
کتـ

۲۴ر نومبر، ماہ صیام ۷۰ء

۱۴۸
استفتاء

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید جامع مسجد کا امام ہے جو اہل سنت و جماعت کے عقیدے کا ہے اور بکر مسجد کا مؤذن ہے جو دیوبندی خیال کا ہے اور پانچوں وقت نماز میں آذان کہتا ہے اور تکبیر بھی، تو براہِ کرم فرمائیں کہ اس مؤذن کی آذان اہلِ سنت کے یہاں درست ہے یا نہیں؟ جو عقیدۂ اہل سنت ہو لکھیں۔ خدا اجر عظیم دے گا۔

المستفتی: سید بدر عالم نازاں رضوی، کلورام، موٹر پارٹس، جوگبنی، پورنیہ

۷۸۶/۹۲

الجواب ـــــــــ بعون الملک الوھاب ـــــــــ!

اگر بکر کا عقیدہ وہی ہے جو عام وہابیوں، دیوبندیوں کا ہے، تو ایسے بد عقیدہ مؤذن کی آذان درست نہیں اس لئے کہ عقائد کے اعتبار سے وہ فاسق ہے اور فاسق کی آذان مکروہ، مؤذن کا پابند شرع ہونا ضروری ہے جو لوگوں میں باوقار ہو، دیندار و پرہیزگار ہو اور جو اقامت نماز کو اچھی طرح جانتا ہو۔ درمختار میں ہے: ویکرہ اذان فاسق ولو عالما۔ ”فاسق کی آذان مکروہ ہے اگرچہ عالم ہو۔

کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک فتاوی کا مجموعہ

العطایا الالھیہ
فی
الفتاوی العلیمیۃ

1

معروف بہ

فتاویٰ علیمیہ

مصنف

محقق عصر تاج الفقہاء مفتی محمد اختر حسین قادری

استاذ فقہ و معقولات و صدر شعبہ افتاء دار العلوم علیمیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

فاسق اور نابالغ کی اذان کا حکم

مسئلہ از: محمد صدیق، مقام ہٹوت، ضلع رام بن، صوبہ کشمیر

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام ودین شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ وہ شخص جو اپنی داڑھی حد شرع نہ رکھتا ہو اور وہ بچہ جو ابھی حد بلوغت کو نہ پہنچا ہو ایسے حضرات اگر اذان دیں تو اس اذان کا کیا حکم ہے، قرآن وحدیث سے مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

"باسمہ تعالیٰ وتقدس"

الجواب بعون الملک الوہاب:

حد شرع یعنی ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا خواہ منڈانا یا کترانا، ناجائز وحرام ہے اور ایسا کرنے والا فاسق ہے۔

درمختار میں ہے "**یحرم علی الرجل قطع لحیته**" (۱)

اور فاسق کی اذان مکروہ ہے اگر کہہ دے تو بہتر ہے کہ اس اذان کو دہرایا جائے۔

منحۃ الخالق میں ہے:

(قولہ ینبغی ان لایصح اذان الفاسق اھ) کذافی النھر ایضا وظاھرہ انه یعادوقد صرح فی معراج الدرایة عن المجتبی انه یکرہ ولایعاد اھ (۲)

اور بہار شریعت میں ہے 'فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔" (۳)

اور جو بچہ اپنی حد بلوغ کو نہ پہنچا۔ اگر سمجھدار ہے جس کا معیار یہ ہے کہ لوگ اس کی اذان سن کر یہ نہ سمجھیں کہ کھیل کررہا ہے تو اس کی اذان درست ہے۔ ردالمحتار میں ہے

"یصح اذان الکل سوی الصبی الذی لایعقل لان من سمعه لایعلم انه موذن بل یظنه یلعب بخلاف الصبی العاقل." (۴) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد اختر حسین قادری

۲۶/ جمادی الاخرہ ۱۴۳۴ھ

---

(۱) الدرالمختار مع ردالمحتار، ج:۵، ص: ۲۶۱

(۲) منحۃ الخالق علی البحر الرائق، ج: ۱، ص: ۲۶۴

(۳) بہار شریعت، ج:۳، ص: ۳۱

(۴) ردالمحتار، ج: ۱، ص: ۲۶۴

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون ٥

نوری دارالافتاء جامع مسجد، باسنی سے جاری شدہ فتاویٰ کا مستند و معتبر ذخیرہ

الافادة النعمانية فی الفتاوی الرحمانية

معروف به

فتاویٰ رحمانیہ

تصنیف لطیف

مفتیِ اعظم باسنی حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد رضوی

صدر مفتی نوری دارالافتاء، جامع مسجد و سربراہ اعلیٰ سنّی تبلیغی جماعت، باسنی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40- اُردو بازار، لاہور

فون 042-37352022 موبائل 0300-4477371

باب الاذان والاقامة

کیا داڑھی منڈا اذان وتکبیر پڑھ سکتا ہے؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلۂ ذیل میں کیا داڑھی منڈا اذان وتکبیر پڑھ سکتا ہے ان کے بارے میں قرآن وحدیث کا کیا حکم ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد یعقوب غوری، سردار شہر

الجواب بعون الملک الوھاب: فاسق اگر چہ عالم ہی ہو اس کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ درمختار میں ہے: فاسق ولو عالما یعاد۔ (درمختار، ج:۱، ص:۶۴) اس لیے ایسے شخص کا اذان کہنا مکروہ ہے۔ ایسا ہی بہار شریعت (حصہ سوم، ص:۱۳۱، فاروقیہ بک ڈپو، دہلی) میں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: ولی محمد رضوی

خادم دار الافتاء وخطیب جامع مسجد باسنی

اذان غیر عربی زبان میں دینا جائز ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اذان غیر عربی زبان میں دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الملک الوھاب: غیر عربی زبان میں ہو تو ہرگز اذان نہ ہوگی، اگر چہ مقصود اعلام حاصل ہو جائے کہ اذان صرف سنت تھی۔ جب فی نفسہٖ غیر عربی کسی دوسری زبان میں اذان دے تو برخلافِ سنت ہوئی تو سنت فوت ہوگئی۔ تنویر الابصار میں ہے: "الاذان اعلام بخصوص علی وجه مخصوص بالفاظ كذا لك" (جلد اول، کتاب الاذان) رد المحتار میں ہے: اشار الی انه لا يصح بالفارسية و ان علم انه اذان وهو الاظهر والاصح كما في السراج"۔ (جلد اول، کتاب الاذان) واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: ولی محمد رضوی

خادم دار الافتاء وخطیب جامع مسجد باسنی

الجواب صحیح

شفیق احمد شریفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

جدید تخریج شدہ

رُشدُ الایمان

فی

دورۃ الحدیث والقرآن

افادات

نائب محدثِ اعظم شیخ الحدیث ابو محمد محمد عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ رُشدُ الایمان سمندری فیصل آباد

نبی پاک ﷺ اپنی داڑھی مبارک چوڑائی اور لمبائی میں چھانٹ لیا کرتے تھے۔ (البنایہ شرح ہدایہ' ج:۳' ص:۳۴۶)

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِیْ کِتٰبِ الْاٰثَارِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ بْنِ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا) اِنَّهٗ کَانَ یَقْبِضُ عَلٰی لِحْیَتِهٖ ثُمَّ یَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقُبْضَةِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنِّسَائِیُّ (کتاب الآ ثار' ص:۱۹۸)

محمد بن حسن نے کتاب الآ ثار میں فرمایا کہ ہمیں امام ابوحنیفہ نے حضرت ہیثم بن ابی ھیثم سے خبر دی۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پھر جو ڈاڑھی مٹھی سے نیچے ہوتی' اسے کاٹ دیتے اور اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

(باختلاف الفاظ یہ روایت موجود ہے۔ بخاری' ج:۲' ص:۸۷۵' ابو داؤد' ج:۱' ص:۲۲۱' کتاب الآ ثار لابی یوسف' ص:۲۳۲' احیاء العلوم ج:۱' ص:۱۲۷' کتاب الآ ثار امام محمد' ص:۲۷' فتح القدیر' ج:۲' ص:۷۷' فتح الباری' ج:۱۰' ص:۲۸۸)

مسئلہ: داڑھی منڈانے والا یا خشخشی رکھنے والا یا کترواکر حد شرع سے کم کرنے والا فاسق معلن ہے۔ ایسے شخص کی امامت' اذان اور اقامت مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

(شرح غنیۃ المستملی' ص:۲۶۵' فتاویٰ امجدیہ' ج:۱' ص:۱۱۴' مراقی الفلاح' ص:۸۸' صرح فی اکثر کتب الفقہ)

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (القرآن)
تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔ (کنز الایمان)

دار الافتا جامعہ مصطفویہ رضا دار الیتامی ناگ پور سے جاری شدہ فتاوی کا مستند ذخیرہ

فتاوی رضا دار الیتامی

مولانا مفتی محمد کہف الوری مصباحی
جامعہ مصطفویہ، رضا دار الیتامی، تاج نگر، ٹیکہ، ناگ پور، مہاراشٹر۔ ۱۷

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر 40- اُردو بازار، لاہور
فون: 042-37352022 موبائل: 0300-4477371

سمجھ لیں کہ جماعت قرا خود اس بات کی قائل ہے کہ ض کی ادائیگی بہت کٹھن امر ہے پھر بھی اگر کوئی ضاد کو دال پڑھتا ہے تو یہ غلط اور لحن جلی ہے، فوائد مکیہ میں ہے کہ ایک حرف کا دوسرے حرف سے بدلنا لحن جلی ہے اور ایسے ہی مصباح التجوید میں ہے کہ ولا الضالین کو ولا الدالین پڑھنا لحن جلی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ : محمد نذیر احمد رضوی امجدی غفرلہ

خادم تدریس وافتا جامعہ مصطفویہ رضا دار الیتامیٰ تاج نگر ٹیکہ ناگ پور

۵/محرم الحرام ۱۴۳۱ھ۔ ۲۳/دسمبر ۲۰۰۹ء

الجواب صحیح

ابوالقیس مصباحی قادری غفرلہ

بغیر داڑھی یا کتری ہوئی داڑھی والے کی اذان واقامت کا حکم

مسئلہ : ازسید نیاز علی رضوی ناگ پور

مفتیان کرام وعلمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں

کیا بغیر داڑھی والا اذان واقامت پڑھ سکتا ہے؟ کتری داڑھی والا جو شرعی طور پر داڑھی نہیں رکھتا ہے جو بار بار داڑھی ترشوائے تو کیا وہ بھی اذان واقامت پڑھ سکتا ہے؟ اگر مسجد میں اذان واقامت کے وقت امام موجود ہے تو کیا ایسی صورت میں بغیر داڑھی والے کو امام اجازت دے کر یا دیکھ کر اذان واقامت پڑھوائے تو کیا اس صورت میں نماز ہو جائے گی۔

اگر کوئی داڑھی والا (جو شرعی طور پر) موجود نہیں ہے تو ایسی صورت میں امام خود اذان واقامت پڑھے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب : داڑھی منڈانا یا حد شرع (ایک مشت) سے کم کرنا حرام ہے اور داڑھی منڈانے والا فاسق ہے اور فاسق کی اذان مکروہ، مگر دے تو اذان ہو جائے گی اور ایسی اذان کا اعادہ (لوٹانا) مستحب جیسا کہ درمختار ج۲ ص۶۰ میں فرمایا:

"یکرہ اذان فاسق ولو عالما"

شامی میں اسی کے تحت فرمایا:

"یعاد اذان الکل ندبا علی الاصح"

فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۸۸ میں فرمایا ''فاسق کی اذان اگر چہ اقامت شعار کا کام دے مگر اعلام کہ اس کا بڑا کام ہے اس سے حاصل نہیں ہوتا نہ فاسق کی اذان پر وقت روزہ ونماز میں اعتماد جائز لہذا مندوب ہے کہ اگر فاسق نے اذان دی ہوتو اس پر قناعت نہ کریں بلکہ دوبارہ مسلمان متقی پھر اذان دے۔

اور اذان واقامت عاقل صالح متقی پرہیز گار سے پڑھوانا بہتر ہے جیسا کہ فتاوی قاضی خان میں ہے:

''وینبغی ان یکون الموذن رجلا صالحا تقیاً عالما بالسنة کذا فی النهایة''

اور بہتر ہے کہ امام کے علاوہ کوئی متشرع شخص نظر نہ آتا ہوتو امام خود اذان واقامت کہے۔ رہا نماز ہونے کے متعلق تو اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ اس اذان پر کوئی متشرع نماز پڑھ رہا ہوتو نماز ہو جائے گی لیکن اگر وہی فاسق پڑھا رہا ہوتو نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم.

کتبه : محمد نذیر احمد رضوی امجدی غفرله

خادم تدریس وافتا رضا دار الیتامی ناگ پور

۱۳؍ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ سہ شنبہ

دارالافتاء دارالعلوم اسحاقیہ، جودھپور، راجستھان سے جاری شدہ فتاویٰ از "کتاب العقائد" تا "باب الحضانۃ" کا مستند مجموعہ

المواهب الالٰهية فى الفتاوى الاشفاقية

المعروف بہ

فتاوىٰ اِسحاقیہ

جلد اوّل

تصنیف لطیف

مصباح الفقہاء حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد عالمگیر صاحب

قبلہ رضوی مصباحی امجدی استاذ و مفتی دارالعلوم اسحاقیہ، جودھپور، راجستھان

بفیضِ کرم:

جلالۃ العلم حضور حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ

و حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ

قاضی القضاۃ فی الہند

ترتیب

مولانا مفتی محمد عبد القادر رضوی اشفاقی امجدی نائب مفتی نوری

دارالافتاء جامع مسجد صدر بازار باسنی ضلع ناگور شریف راجستھان

مولانا محمد تحسین رضا عزیزی اشفاقی مہندوپاری

محرکِ اشاعت

میثم عباس قادری رضوی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 37352022

بس امام مسجد نے دیوبندیوں کے مدرسہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے لڑکے کو داخل کروایا وہ اعانت علی الاثم کی بناء پر گناہ گار وفاسق معلن ہے اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے امام مذکور پر لازم ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے دیوبندیوں کے مدرسہ سے اپنے لڑکے کا نام خارج کروا کر تحصیل علم کے لئے کسی سنی صحیح المسلک ادارہ کو انتخاب کر کے اسی میں داخلہ کروائے اور بدمذہبوں کے ادارہ میں تعلیم حاصل کروانے اور انہیں اپنا استاذ بنوانے سے بارگاہ الٰہی میں صدق دل سے علانیہ توبہ واستغفار کرے بہرحال اس ناجائز وممنوع فعل وگناہ سے رجوع علانیہ توبہ کے بعد امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً جائز ودرست ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" (پ:۶، س: مائدہ آیت: ۲) اور جیسا کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

"یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا" (پ:۲۸، س: تحریم) اور حدیث شریف میں ہے:

"التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ" (مشکوٰۃ شریف ص:۲۰۶) واللہ تعالیٰ اعلم۔

قد صح الجواب والمجیب مثاب	کتبہ: محمد عالمگیر رضوی مصباحی امجدی عفی عنہ
العبد المذنب: محمد ہارون رشید اشرفی اشفاقی	خادم: تدریس وافتاء دار العلوم اسحاقیہ جودھپور
۲۳ ر رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ	۲۳ ر رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ

کیا داڑھی منڈے کی اذان کا اعادہ ضروری ہے؟

مسئولہ: حاجی مصطفیٰ خان سجن نگر اودے پور راج۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

میں ۱۵ ر سال سے مسجد میں وقت پر اذان پڑھتا ہوا آ رہا ہوں، یہاں تک کئی مفتی صاحبان کے ہوتے ہوئے بھی میں نے اذان پڑھی ہے۔ محلۂ ہذا کی مسجد میں پیش امام صاحب کی موجودگی میں بھی اذانیں پڑھی ہیں۔ یہاں میں عرض کروں گا کہ حالیہ رمضان شریف میں عصر کی اذان پڑھی گئی اذان ختم ہوتے ہی پیش امام صاحب نے پھر اذان دہرائی تو نمازیوں میں ایک دم کھلبلی مچ گئی میں خاموش رہا مقتدیوں کے اصرار پر میں نے اذان پڑھی تھی مگر امام صاحب میری دی ہوئی اذان کا اعادہ کروایا امام صاحب کے اس رویے سے میں ان کی اقتدا میں نماز نہیں پڑھ رہا ہوں؟ اس لئے مہربانی کر کے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الملک العلام الوھاب: صورت مسئولہ میں اگر حقیقت یہی ہے جیسا کہ سوال میں درج ہے تو ایک مشت داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے داڑھی کٹا کر ایک مشت سے کم کرنا ناجائز وگناہ ہے۔ درمختار میں ہے:

"یحرم علی الرجل قطع لحیتہ" میں ہے:

"حلق کردن لحیہ حرام ست"، یعنی داڑھی منڈانا حرام ہے اور بہار شریعت میں ہے: داڑھی بڑھانا سنن انبیاء سابقین سے ہے اور منڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے" اھ اور حدیث شریف میں ہے:

"خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب وفی روایۃ انھکوا الشوارب واعفوا اللحی" رسول رحمت علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

"مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور ایک روایت میں ہے:

"مونچھوں کو خوب کم کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔" (بخاری شریف مسلم شریف)

لہٰذا جو شخص ایک مشت سے کم داڑھی رکھتا ہے یا خشخشی داڑھی رکھتا ہے وہ شخص گنہگار و فاسق معلن ہے اور فاسق معلن اگر اذان دے تو اس کی اذان درست ہے مگر اعادہ بہتر ہے، واجب نہیں۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ ج: ۲، ص: ۳۸۸، اور ردالمحتار ج: اول، ص: ۲۶۴، میں ہے:

"کہ فاسق کی اذان کا اعادہ محض مندوب ہے اور حضور مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری برکاتی نوری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں:

"فاسق کی اذان مکروہ ہے مگر دے تو ہو جائے گی" عالمگیری میں ہے:

"یکرہ اذان الفاسق ولا یعاد" اس کا مطلب یہ ہے کہ فاسق اذان نہ کہے اس کی اذان مکروہ ہے مگر کہہ دے تو ہو جائے گی اعادہ واجب نہیں۔" (بحوالہ: فتاویٰ فیض الرسول ج: ثانی مقدمہ ص: ۴۸)

بہر حال فاسق کی اذان درست ہے۔ اگر وہ اذان دیتا ہے تو اس کی اذان درست ہے مگر اس کی اذان کا اعادہ مندوب و مستحب ہے، واجب و ضروری نہیں۔" لہٰذا جس امام نے خشخشی داڑھی رکھنے والے شخص کی دی ہوئی اذان کو لوٹایا جس سے نمازیوں میں اختلاف و انتشار اور فتنہ و فساد پیدا ہو گیا جبکہ مسئلہ فاسق کی اذان کے اعادہ کے استحباب کا تھا نہ کہ فاسق کی اذان کے اعادہ کے وجوب کا تھا تو ایسی صورت میں امام مذکور کے لئے افضل و بہتر یہی تھا کہ بتدریج یہ اقدام و عمل اپناتے تو احسن ہوتا بہر صورت یہ اقدام و عمل درست ہے بشرطیکہ فتنہ نہ ہو اور مؤذن مذکور امام کی اقتدا میں نماز پڑھے۔ ھذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی عزوجل وعلمہ اتم واحکم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: محمد عالمگیر رضوی مصباحی امجدی عفی عنہ
خادم: تدریس و افتاء دار العلوم اسحاقیہ جودھپور
۱۷ ر شوال المکرم ۱۴۳۰ھ

اگر امام سنّی صحیح العقیدہ سچے دل سے توبہ کر لے تو اس کی امامت جائز ہے

مسئولہ: انتظامیہ کمیٹی مسجد دھوبی تلائی بیکانیر راج۔